احمد سعید جان حقانی
لیکچرر پشاور یونیورسٹی

مدینہ یونیورسٹی میں ''ابو حنیفہ ثانی'' لقب پانے والا

لوگ دنیا میں آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں دنیا میں ہمیشہ کیلئے جینا نہیں بلکہ ایک دن ضرور یہاں سے جانا ہے کیونکہ موت ایک اٹل حقیقت ہے کل نفس ذائقة الموت لیکن بعض حضرات ایسے ہوتے ہیں جو اپنی ذات میں ایک نظریہ ہوا کرتے ہیں ایک تحریک ہوا کرتے ہیں اور ایک مشن ہوا کرتے ہیں اور ان ابراھیم کان اُمة کی طرح اپنی ذات میں امت ہوتے ہیں۔ اگر وہ دنیا سے چلے بھی جائے تو اپنے نظریہ، اپنے عقیدے، اپنی دلیل اور اپنے مشن کی صورت میں زندہ رہتے ہیں اور کمالات وصفات ان کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ رکھتے ہیں۔ ہمارے شیخ، ہماری سند اور ہمارے مرشد جامعہ حقانیہ "دیوبند ثانی" کے مسند حدیث کو الوداع کہ کر اس دار فانی سے رخصت ہوئے لیکن وہ عظیم ہستی اپنے پیچھے ایک نظریہ، ایک مشن، ایک تحریک اور دلیل چھوڑ کر چلے گئے۔ اللہ تعالی ہمارے حضرت شیخ کے درجات کو بلند فرمائیں اور حضرت شیخ کے متوسلین اور تلامذہ کو ان کے فیوضات سے بہرور فرمائیں آمین۔

لاجواب قوت استدلال کے مالک

حضرت شیخ رحمہ اللہ کو اللہ تعالی نے دلیل کا ایک ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ جس میدان میں اتر جاتے تو میدان کے شہسوار ہوا کرتے اور اپنی دلیل کی قوت سے دوسروں پر فوقیت لے جاتے۔ تقریبا 15 سال پہلے کی بات ہے ہم جس وقت معھد امام ابی حنیفہ پشاور میں پڑھتے تھے اس وقت حضرت شیخ ہمارے ادارے میں تشریف لائے تھے اور طلبہ سے عربی زبان میں خطاب فرمایا جس کی وجہ سے ہم حضرت شیخ کی قوت علمی سے بہت متاثر ہوئے اسی اثنا میں ہمارے ایک استاد کلاس میں درس دینے کیلئے آئے تو ہم نے ان سے حضرت شیخ صاحب کے متعلق گفتگو کی محترم استاد نے فرمایا: کہ حضرت شیخ کو آپ کیا جانتے ہیں؟ اسکو تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کون ہے؟ پھر فرمایا کہ "جس زمانے میں حضرت شیخ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں پڑھاتے تھے اس زمانے میں ہم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں طالب علم تھے تو مدینہ منورہ میں آپ قوت دلیل کی وجہ سے مذہب احناف کا مضبوط دفاع فرماتے تھے جس کی وجہ سے آپ مدینہ منورہ میں ''ابو حنیفہ ثانی'' کے نام سے مشہور ہوگئے۔

آج ہم ایسی ہستی سے محروم ہوگئے ہیں لیکن وہ ہمارے دلوں میں آج بھی زندہ جاوید ہے۔ حضرت شیخ بسا اوقات ہمیں درس کے دوران اپنی زندگی کے حالات اور تجربات بیان فرماتے تھے اور یہ میں اپنے لیے خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھ ناچیز کو اللہ تعالی نے توفیق عطا فرمائی کہ میں روزنامچہ میں ان تمام واقعات اور اقوال کو بمع تاریخ قلمبند کرتا، تاکہ ہم سب اس سے مستفید رہیں) کوشش ہے کہ کتابی شکل میں چھپے انشا اللہ تعالی (اگرچہ اس قسم کے واقعات شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ہیں لیکن میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت شیخ کے وہ واقعات کو نذر قارئین کرتا ہوں جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں درس وتدریس، حجاز مقدس اور عرب دنیا میں سیر وسفر کے دوران دوسرے مذاہب کے علما کے ساتھ پیش آئے تھے۔ جن سے آپ کو حضرت شیخ کی علمی منقبت، دلیل کی قوت، علمی وتحقیقی جلالت، حاضر جوابی اور محدثانہ عظمت شان کا اندازہ ہوجائیگا۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور مسلکی تعصب

(الف) فرمایا ہمارے ساتھ جامعہ اسلامیہ میں بہت سے ایسے طلبہ تھے جو حنفی مذہب سے سخت اختلاف رکھتے تھے، وہاں کے بعض علما احناف کے مذہب اور دلائل کے متعلق یہ سمجھتے تھے کہ احناف کا مذہب صرف رائے پر مبنی ہے، کبھی کبھی جامعہ اسلامیہ میں ہم استاد کے ساتھ بحث کرتے تھے۔ کہتے تھے، کہ احناف کی یہ دلیل ہے قرآن کی یہ آیت دلیل ہے، حدیث دلیل ہے" وہ طلبہ بہت خوش ہوتے تھے اور اساتذہ سے کہتے تھے، کہ احناف طلبہ کو چھوڑ دیں تا کہ یہ اپنے دلائل بیان کریں" لیکن ہمارے بعض اساتذہ بہت ناراض ہوتے تھے اور ہمیں کہتے تھے، کہ آپ احناف بہت تعصب کرتے ہیں، ہم کہتے تھے" حضرت" آپ سالہا سال اپنے مذہب کی تائید میں دلائل بیان کرتے ہیں لیکن ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ لوگوں میں تعصب ہے لیکن کسی مسئلہ کے اثبات کے لئے قرآن وسنت سے دلیل پیش کرتے ہیں تو آپ ہم پر فتوی لگاتے ہوھذا ھو التعصب الحنفی

روضہ اطہر پر درود وسلام کا واقعہ

(ب) فرمایا ایک دفعہ میں روضہ اطہر کے پاس کھڑا تھا میں نے الصلو والسلام علیك یا رسول اللہ کہا میرے چند ساتھی جو جامعہ اسلامیہ کے طلبہ تھے نے کہا کہ "مولانا مردے سنتے ہیں" میں نے کہا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے مجھے پہنچاتے ہیں اور جو کوئی میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں خود سنتا ہوں، اور یہ روایات بیہقی اور دار قطنی سنن ابی داوود نے نقل کی ہیں، انھوں نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہیں، میں نے کہا: یہ ہمارے جامعہ کے

شیخ عبدالعزیز ابن باز نے اپنی کتاب التحقیق والیضاح کثیر من مسائل الحج والعمر والزیار عل ضو الکتاب والسنة میں ذکر کی ہیں۔انھوں نے جب شیخ ابن باز کا فتوی سن لیا تو مان لیا میں نے کہا اللہ کے بندو ائمہ کو نہیں مانتے ہوا چھا ہوا کہ شیخ کی بات مان لی۔

نبیذ التمر پر وضو کا مسئلہ

(ج) فرمایا کہ پہلے دن جب میں جامعہ اسلامیہ گیا تو ہمارے استاد درس دے رہے تھے چنانچہ درس کے دوران شیخ نے فرمایا: نبیذ التمر پر وضو کرنے میں امام صاحب کی دلیل کمزور ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے: ولم یکن معه احد کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلة الجن کے واقعہ میں کوئی ساتھی نہیں تھا .میں نے کہا: یا شیخ کم مرة وقعت واقعة الجن جنات کا واقعہ کتنی دفعہ پیش آیا ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ آپ بتائیں۔چنانچہ میں نے کہا کہ یہ واقعہ چھ مرتبہ پیش آیا ہے مکہ مکرمہ ،جیجون ،بقیع الغرقد، خارج المدینہ فی حال السفر، وغیرہ میں یہ واقعہ پیش آیا ہے سفر کی حالت میں آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ خارج مدینہ میں آپ کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور تین مقامات پر آپ کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے تو استاد صاحب نے مجھے کہا، هذا هو التعصب الحنفی یہ احناف کا تعصب ہے میں نے کہا: حضرت! اس میں تعصب کی کیا بات ہے یہ دلیل ہے، جو میں نے بیان کیا۔

عشاء کی وضو سے صبح کی نماز

(د) فرمایا کہ بعض غیر مقلد نے ایک دفعہ مجھ پر اعتراض کیا کہ فضائل اعمال میں یہ لکھا ہے کہ امام صاحب نے چالیس سال عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی تھی یہ من گھڑت ہے اور صحیح نہیں ہے۔

میں نے جواب دیا کہ تم لوگ رات بھر امتحان کے لیے جاگتے ہو کہ نہیں؟ تو سب نے کہا کہ ہاں ہم جاگتے ہیں تو میں نے کہا کہ جب آپ لوگ دنیا کے اس چھوٹے سے امتحان کیلئے رات بھر جاگتے رہتے ہو اور وہ اتنے بڑے لوگ تھے تو وہ آخرت کے امتحان سے کیسے غافل رہتے؟۔

خیار مجلس اور تفرق بالابدان

(ہ) فرمایا کہ ایک دفعہ جامعہ اسلامیہ میں خیار مجلس کے بارے میں بحث ہو رہی تھی تو وہ سب اس پر متفق تھے کہ اس سے مراد تفرق بالابدان ہے۔ میں نے کہا کہ اگر اس سے مراد تفرق بالابدان ہوتا آپ تو

تفرق بالاقوال کا قول کرتے ہوں ایک مجلس میں خوراک کا بیع کرتے ہوں اور پھر اسی مجلس میں شروع کر کے خوراک کھاتے ہو یہ تو پھر تم حرام کھاتے ہو کیونکہ مجلس تبدیل کیے بغیر کرتے ہو تو چپ ہو جاتے اور کوئی جواب نہ دیتے۔

امام ابو حنیفہؒ پر بہتان

(ز) فرمایا کہ مسجد نبوی میں مغرب سے عشا تک درس دیتا ایک غیر مقلد مجھ سے پہلے درس دیتا طلبہ ان کو سنتے پھر آ کر مجھے بتا دیتے کہ انھوں نے یہ باتیں کیں۔ ایک دفعہ اس نے درس میں کہا کہ امام صاحب کو صرف سترہ احادیث یاد تھیں۔ میں نے طلبہ سے کہا کہ چلو ان سے لکھ کر لاؤ کہ انھوں نے یہ کیوں کہا ہے؟ ورنہ میں مسجد نبوی کے امام کو لکھتا ہوں کہ یہاں ایک جھوٹا درس دیتا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے تو مدینہ کے سب مکتبوں میں جو کتب موجود ہیں سب جھوٹ پر مبنی ہیں کیونکہ ان میں جو لکھا گیا ہے کہ "قال ابو حنیفه فی هذه المسئله كذا"۔

شیعہ کے اعتراض کا جواب

(ح) فرمایا کہ مدینہ میں ایک شیعہ نے مجھ پر اعتراض کیا کہ آپ اہل سنت سخت متعصب لوگ ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہا کہ تم نے دروازہ پر عمر اور ابو بکر کے نام رکھے ہیں اور علی کو چھوڑا ہے۔ میں نے کہا کہ سارا مسجد نبوی علی کا گھر ہے۔ آپ دار فاطمہ کو دیکھتے نہیں وہ حیران ہوئے اور چپ رہے کچھ نہیں کہا۔

مسئلہ امامت پر دلچسپ مکالمہ اور جواب

(ط) فرمایا: جامعہ اسلامیہ میں ایک دفعہ سفر کی حالت میں امامت کا مسئلہ کلاس میں پیش آیا کہ سفر کی حالت میں امام کون ہو گا؟ چنانچہ احادیث میں چار اوصاف مذکور ہیں۔ اگر دو آدمی علم میں برابر ہوں تو قرات کو دیکھا جائے گا۔ اگر قرات میں برابر ہوں تو عمر کو دیکھا جائے گا جو زیادہ عمر والا ہو تو وہ امام بنے گا، اگر ان چیزوں میں بھی برابری ہو تو پھر ان میں تقوی دار دیکھا جائے گا جو زیادہ تقوی والا ہو وہ امام بنے گا۔

بعض ہندی غیر مقلدین طلبہ نے کہا کہ احناف کی کتابوں میں تو آگے بھی لکھا کہ: ثم حسن وجها ثم حسن زوجا ثم اكبر ذكراً پھر مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے، کہ آپ اس عبارت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں جواب دیا کہ احسن وجها سے سيماهم فی وجوههم من اثر السجود" کی رونق مراد ہے،

تو پھر بولے: کیا امام صاحب کی بیوی کی دیکھنے کے لئے اس کے گھر جائیں گے؟ میں نے کہا: مقتدیوں کو اپنی بیویوں کے ذریعے امام صاحب کی بیوی کا حسن معلوم ہوسکتا ہے کیونکہ جب کوئی شادی کرتا ہے تو بیویاں اپنے شوہروں کو بتاتی ہیں اس کی بیوی ایسی ایسی خوبصورت ہے۔

پھر انھوں نے کہا اب یہ بتائیں کہ اکبر ذکرا کی کیا توجیہ کریں گے کیا امام صاحب کو یہ کہا جائے گا کہ ازار بند کھول دو تاکہ مقتدی آپ کا آلہ تناسل دیکھیں؟ میں نے کہا یہ تو کاتب کی غلطی ہے، یہ دراصل اکثر ذِکراً بکسر الذال ہے کہ جو زیادہ ذکر کرتا ہو تو وہ امام بنے گا۔ چنانچہ وہ چپ ہو گئے۔

نمازِ قصر پر دلائل

(ک) فرمایا کہ ایک دفعہ عرب نے مجھے امامت کرانے کیلئے آگے کر دیا میں نے کہا مجھے امام نہ بناؤ لیکن بضد تھے اسلئے میں مقدم ہوا اور میں نے کہا کہ میں دو رکعات نماز پڑھاؤں گا۔ میں نے جب نماز ادا کی اور دو رکعت پر سلام پھیرا تو وہ گڑگڑانے لگے کہ تو نے ہماری نماز خراب کردی میں نے کہا کہ میں نے تو پہلے بتایا کہ میں دو رکعت پڑھاؤں گا اس پر انھوں نے مسئلہ علما کے سامنے رکھ دیا انھوں نے مجھے بلایا اور مسئلہ کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا ہم حنفی ہیں اور ہمارے مذہب میں قصر ہے لہٰذا میں نے قصر کیا۔ پھر میں نے اپنے دلائل پیش کئے اور ان سب کو قائل کیا والحمدللہ

تو یہ اپنے شیخ کے چند واقعات لکھنے کا مقصد ان سے محبت کا اظہار کرنا اور ان کو نذر قارئین کرنا کہ اس سے شیخ کی دلیل کی قوت معلوم ہو اور پھر ان سے ہم سبق سیکھے کہ ہم بھی اپنے شیخ کی راہ پر چلے اور احترام کے ساتھ دلائل کو اپنا شیوہ بنائے۔

القاسم اکیڈمی کی تازہ ترین سوانحی اور تاریخی پیشکش

مولانا سمیع الحق

حیات وخدمات

علم وقلم، ادب وتاریخ، درس وتدریس، اعلاء کلمۃ الحق، قومی وملی اور سیاسی خدمات، قادیانیت سمیت تمام فرق باطلہ اور اُمت مسلمہ کے خلاف عالمی صلیبی اور صیہونی دہشت گردی کا تعاقب، نفاذ شریعت کے لیے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر تاریخ ساز جدوجہد، افغان جہاد اور تحریکِ طالبان سے لے کر دفاعِ پاکستان کونسل تک۔ تقریباً پون صدی کی داستان